39186 ـ عورت كا اذان كى ذمہ دارى سنبھالنے كا حكم

سوال

كيا عورت مردوں كے ليے مؤذن بن سكتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

چودہ سو سال سے مسلمانوں كا عمل اسى پر ہے كہ عورت مؤذن كا منصب نہيں سنبھال سكتى، صرف يہ منصب مردوں كے ليے ہى مختص ہے، مردوں كے ليے عورت كى اذان دينے ميں صرف يہى ايك دليل كافى ہے، اور اس كى مخالفت مؤمنوں كى راہ كى مخالفت ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى ہدايت واضح ہو جانے كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى مخالفت كرے، اور مؤمنوں كى راہ كے علاوہ كسى اور كى راہ پر چلے تو ہم اسے اسى طرف پھير دينگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم ميں پھينگے گے اور يہ بہت ہى برى جگہ ہے النساء (115).

اور پھر يہ معاملہ تو اس كے ليے استدلال اور دليل سے بھى زيادہ واضح ہے، مگر يہ كہ اگر ايسے لوگ موجود نہ ہوں جن كى بصيرت اللہ تعالى نے مٹا دى ہوئى ہے، اور وہ ايسے معاملات ميں جھگڑا كرنے لگے ہيں جو اس دين كے ثوابت ميں شامل ہوتے ہيں.

اس پر سنت ميں سے درج ذيل احاديث ہيں:

1 ـ امام بخارى اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ:

" جب مسلمان مدينہ آئے وہ جمع ہو كر نماز كے وقت كا اندازہ لگاتے، نماز كے ليے اذان نہيں ہوتى تھى، چنانچہ ايك روز اس ميں انہوں نے بات چيت كى تو كچھ لوگوں نے كہا: عيسائيوں كى طرح ناقوس استعمال كرو، اور بعض كہنے لگے: بلكہ يہوديوں كى طرح بگل بجايا كرو، چنانچہ عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

كيا تم كسى شخص كو كيوں نہيں بھيجتے جو نماز كى ليے منادى كرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلال کھڑے ہو کر نماز کے لیے منادی کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (604) صحیح مسلم حدیث نمبر (377).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے ہاں یہ بات مقرر شدہ تھی کہ نماز کے لیے مردوں کے علاوہ کوئی اور اذان نہیں دے سکتا، اور یہ کہ اس میں عورتوں کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا تھا:

" تم کسی آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے منادی کرے؟ "

2 ـ امام بخاری اور امام مسلم نے ہی سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی کو نماز میں کچھ شك پیدا ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوا جائیگا، اور تالی تو عورتوں کے لیے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ انہیں تو مطلقا نماز میں آواز پست رکھنے کا حکم ہے، کیونکہ فتنہ کا خدشہ ہے " انتہی

چنانچہ جب امام اگر نماز میں بھول جائے اور غلطی کر بیٹھے تو عورت کے لیے امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، حتی کہ مردوں کی موجودگی میں اپنی آواز بلند نہ کرے، تو پھر اسے اذان دینے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے ؟!

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت مردوں کے لیے اذان نہیں دے سکتی اس کے لیے یہ مشروع نہیں، ذیل میں ہم بعض اقوال کا ذکر کرتے ہیں:

احناف کی کتاب البدائع والصنائع میں ہے:

متفقہ روایات کے مطابق عورت کے لیے اذان دینا مکروہ ہے "

دیکھیں: بدائع الصنائع (1 /411).

اور مالکیہ کی کتاب: مواھب الجلیل میں ہے:

" عورت کی اذان صحیح نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: مواھب الجلیل (2 / 87).

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کتاب الام میں کہتے ہیں:

" اور عورت اذان نہیں دے گی، اور اگر وہ مردوں کے لیے اذان دیتی ہے تو ان کی جانب سے اس عورت کی اذان کفائت نہیں کرے گی " انتہی

دیکھیں: الام للشافعی (1 / 84).

اور حنابلہ کی کتاب: الانصاف میں ہے:

" عورت کی اذان شمار نہیں کی جائیگی " انتہی

دیکھیں: الانصاف (1 / 395).

واللہ اعلم .